# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 نومبر 2015ء بمطابق 17 صفر 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَمَن لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنكُمۡ طَوۡلًا أَن يَنكِحَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِۚ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِإِيمَٰنِكُمۚ بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٖۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذۡنِ أَهۡلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِ مُحۡصَنَٰتٍ غَيۡرَ مُسَٰفِحَٰتٖ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخۡدَانٖۚ فَإِذَآ أُحۡصِنَّ فَإِنۡ أَتَيۡنَ بِفَٰحِشَةٖ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ مِنَ ٱلۡعَذَابِۚ ذَٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ ٱلۡعَنَتَ مِنكُمۡۚ وَأَن تَصۡبِرُواْ خَيۡرٞ لَّكُمۡۗ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ۔

(ترجمہ): اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں میں ہی جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کرلے) اور خدا تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کردو بشر طیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرناچاہیں پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جو سزا آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کیلئے ہے اس کی آدھی ان کو (دی جائے) یہ (لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی)

اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

## نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، 2485۔

* 2485 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں نئے سرکاری کالج بنائے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت نے کن اضلاع میں کہاں پر نئے کالج بنائے ہیں، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) نئے کالج بنانے کی حکومتی پالیسی بیان کی جائے؛

(iii) آیا حکومت دوآبہ تحصیل ٹل میں کالج بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) موجودہ حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں نئے سرکاری کالجز بنانے کی منظوری دی ہے۔

(ب) (i) موجودہ حکومت نے 9 اضلاع میں 12 کالجز بنانے کی منظوری دی ہے جو کہ نوشہرہ، پشاور، مردان، ایبٹ آباد، صوابی، کرک، دیر اپر، دیر لوئر اور کوہاٹ میں قائم کئے جائیں گے۔

(ii) صوبے میں نئے کالجز بنانے کی حکومتی پالیسی ضمیمہ (الف) پر موجود ہے جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(iii) تحصیل ٹل میں دو سرکاری کالجز ایک لڑکوں کیلئے اور ایک لڑکیوں کیلئے پہلے سے موجود ہیں۔ جن میں طلباء اور طالبات کی تعداد بہت کم ہے۔ لہذا تحصیل ٹل میں کسی اور کالج کے قیام کی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ما ته کوم جواب راکړے دے، د جواب نه خو زه مطمئن یم خو زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چې د هنګو ضلعې په سوؤنو خلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر اردو میں بولیں تو مہربانی ہوگی۔

مفتی سید جانان: اچھا، میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس سے تو میں مطمئن ہوں لیکن یہیں پر ایک بات لکھی گئی ہے کہ ٹل کالج میں طلباء کی تعداد کم ہے۔ وہی جو مسئلہ ہے

وہ آرمی کے اندر، آرمی جو کینٹ ایریا ہے، اس میں ہے، اس میں طلباء تو میرے خیال میں نہیں، وہ بہت کم لوگ وہی پر جا سکتے ہیں تو منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اگر آئندہ سال یا کسی اور وقت میں مناسب سمجھیں، دوآبہ ہماری سب تحصیل ہے، بہت بڑی آبادی پر مشتمل ہے، آٹھ نو یونین کونسلوں کے لوگ وہاں آتے جاتے ہیں، اگر شامل کر لیں آئندہ اے ڈی پی میں، تو یہ ایک درخواست ہے سر۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! میری منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ الائی میں 2012 میں ایک کالج منظور ہوا تھا تو اس پر ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہو سکا ہے، نہ زمین خریدی گئی ہے، نہ کوئی اس پر کام شروع ہوا ہے تو اگر منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ ریکارڈ کیا ہے تو مہربانی ہوگی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔ سپلیمنٹری، منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں سر، منسٹر صاحب سے یہ ذرا اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ سر! یہ جو انہوں نے اضلاع کے نام دیئے ہوئے ہیں جن میں ایبٹ آباد، صوابی، کرک، دیر، یہ 2015-2016 کی اے ڈی پی میں ہیں جس میں لکی کا ذکر نہیں ہے یا یہ کوئی دوسری اے ڈی پی ہے؟ ذرا اس کی وضاحت کریں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔ مفتی جانان صاحب نے جو کالج کا مطالبہ کیا ہے، ہم اس کو ضرور دیکھیں گے لیکن مفتی صاحب! صورتحال یہ ہے جناب کہ بوائز کالج میں وہاں 142 سٹوڈنٹس ہیں ٹوٹل اور گرلز کالج میں 124 سٹوڈنٹس ہیں، تو ابھی وہاں پر اگر ہم مزید کالج کھول دیتے ہیں تو مشکل ہوگا۔ وہاں پر چونکہ تعداد نہیں ہے اس علاقے میں زیادہ سٹوڈنٹس کی اور اس کیلئے ہمارا ایک Criteria ہے کہ اتنے فیڈرل انسٹی ٹیوشنز ہونے چاہئیں، گورنمنٹ کالجز، سکول ہونے چاہئیں، اس کی بنیاد پر پھر ہم کالج کی وہاں پر منظوری دیتے ہیں لیکن آپ نے جیسا حکم ارشاد کیا، ہم اس

پر ان شاءاللہ ضرور غور کریں گے۔ جو الائی کا شاہ حسین صاحب نے ذکر کیا ہے، اس کا پی سی ون پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہم نے بھیج دیا ہوا ہے اور ان شاءاللہ اس کو میں Pursue کرونگا اور جلد ہی کوشش کریں گے کہ آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے اور جو منور حسین صاحب نے Point raise کیا ہے، یہ پچھلے سال کی اے ڈی پی ہے، اس سال کی جو ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منور خان، منور خان۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: منور صاحب اور شاہ حسین اور منور خان ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، 2500۔

* 2500 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف کالجوں میں طلباء کو لانے اور لے جانے کیلئے کالج کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعض کالجوں میں گاڑیاں ہیں مگر نا قابل استعمال ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008 سے تاحال صوبے کے جن جن کالجوں میں طلباء کو لانے اور لیجانے کیلئے گاڑیاں خریدی گئیں، انکی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن کالجوں میں گاڑیاں موجود ہیں مگر قابل استعمال نہیں ہیں، ان کی تعداد بھی فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، صرف طالبات کو لانے اور لیجانے کیلئے کالج کی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سال 08-2007 میں 18 گاڑیاں، 09-2008 میں 14 گاڑیاں، 10-2009 میں 13 گاڑیاں جبکہ 12-2011 میں 8 گاڑیاں مختلف کالجوں کیلئے خریدی گئیں، جبکہ 6 گاڑیاں مندرجہ ذیل کالجوں میں نا قابل استعمال ہیں:

1 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صوابی۔

2 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سیدو شریف۔

3 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج درگئی۔

4 گورنمنٹ گرلز کالج گلشن رحمان پشاور۔

5 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چارسدہ۔

6 کلابٹ ٹاؤن شپ کالج ہری پور۔

مفتی سید جانان: یہاں پر جی میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 08-2007 میں سیریل نمبر 13 ہنگو اور 10-2009 میں سیریل نمبر 7 باقی اضلاع کا تو مجھے صحیح معلومات نہیں لیکن یہ چونکہ میرا علاقہ ہے، میری تحصیل ہے اور ایک ضلع ہے، یہیں پر کوئی گاڑی نہیں ہے، اگر گاڑی ہے تو وہ کالج میں بالکل کھڑی ہے، کوئی اس میں طالبعلم نہ لے جاتے ہیں اور نہ لے آتے ہیں تو پچھلے دنوں بھی تحصیل ٹل کا ایک وفد میرے پاس آیا تھا، انہوں نے کہہ دیا کہ ہماری بچیاں ہیں اور بچے ہیں، بہت مسائل ہیں، تو اس وجہ سے انہوں نے مجھے کہہ دیا کہ آپ منسٹر صاحب سے گزارش کریں یا ہمیں کسی سے ملوائیں کہ ہمارا جو مسئلہ ہے، یہ حل ہو جائے۔ منسٹر صاحب، یہ دو جگہیں میں نے بتادیں، ایک سیریل نمبر 13 اور ایک 7 میرے خیال میں بہت سے ساتھی یہاں پر تشریف فرما ہیں، وہ بھی بتائیں گے اپنے اضلاع کے، لیکن یہ میرے ضلع کی جو بات ہے، یہ دو گاڑیاں جو ہیں بالکل اس میں کوئی کام نہیں، یہ ویسے کہ جس طرح خریدی گئی ہیں، اسی طرح کھڑی ہیں ہنگو میں اور ٹل کالج میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، آپ کو ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ تھوڑا Campaign بھی چلائیں کہ وہاں بچیوں کو اور بچوں کو آپ جو ہیں نا کالج میں، اس کی طرف راغب کریں تاکہ وہاں کی تعلیم کے لئے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سر! اگر آپ استاد نہیں چھوڑتے ہیں تو یہ ڈگری کالج ہے ٹل میں، آپ اس سے پوچھ لیں میرے خیال میں یا تین اساتذہ ہونگے یا چار ہونگے یا پانچ ہونگے تو وہ بچیاں کہاں سے آجائیں سر؟ میں تو زیادہ تفصیل میں نہیں جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ آپ اس پر بھی کوئسچن لائیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ سکیں کہ اس حوالے سے کیا ایشوز ہیں، کیا مسئلے ہیں۔ سپلیمنٹری، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: سر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ بٹگرام کالج میں کتنی گاڑیاں ہیں اور آیا وہ گاڑیاں بٹگرام کے کالج کے طلباء کیلئے کافی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: رشاد خان، سپلیمنٹری۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! جو نا قابل استعمال گاڑیاں ہیں چھ، الپوری ڈگری کالج میں ایک بس ہے جو بالکل نا قابل استعمال ہے کافی عرصے سے، وہاں پر ایک پک اپ تھی جو طالبانائزیشن دور میں وہ اپنے ساتھ لے گئے، منسٹر صاحب سے میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ یا ان کو گاڑی واگزار کرائی جائے یا جو پک اپ بس ہے، وہ قابل استعمال بنائی جائے۔ ایک تو یہ ہے کہ Question and answer میں غلط بیانی بھی کی گئی ہے، چونکہ اس میں الپوری کالج کا نام ہونا چاہیئے تھا چھ میں۔ سات ماہ کی وہ نا قابل استعمال گاڑی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ منسٹر صاحب اگر بتائیں کہ جو نا قابل استعمال گاڑی ہے، اس کو بنانے کیلئے کوئی حکمت عملی یا کوئی پروگرام ان کا ہے، جو پک اپ اب تک غائب ہے، اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کا کیا وہ پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: شیراز خان، سپلیمنٹری۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا اس پر ضمنی کوئسچن ہے سر! کہ 08-2007 سے لیکر 12-2011 تک محکمے نے ہر سال مختلف کیٹگریز میں گاڑیاں خریدی ہیں لیکن اس کے باوجود، یہ کوئسچن جز (ج) ہے، اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 12-2011 کے بعد کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی، آیا موجودہ حکومت جو ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ تعلیم کی طرف بہت توجہ دے رہی ہے لیکن جن کالجوں میں یہ گاڑیاں ناکارہ ہیں، یہ کب تک خریدی جائیں گی؟ آیا ان تین سالوں میں 13-2012 اور 14-2013 اور 2014-15 اور 16-2015 میں کیوں گاڑیاں خریدی نہیں گئیں، آیا ضرورت نہیں تھی؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! تھینک یو ویری مچ۔ یہ جو کوئسچن ہے، اس میں یہ تھا کہ ناکارہ گاڑیاں جو کہ قابل استعمال گاڑیاں نہیں ہیں، وہ کون کونسے کالجوں میں ہیں اور وہ ہم نے چھ Colleges identify کر دیئے، یہ گاڑیاں نا قابل استعمال ہیں، اگر کوئی گاڑی کھڑی ہے کسی جگہ پر، کسی اور وجہ سے تو وہ قابل استعمال ہو گی اور کالج جب ضرورت سمجھے گا تو اس کو استعمال میں لے آئے گا لیکن یہ چھ

گاڑیاں جو ہیں یا سات یہ وہ ہیں کہ جو پچھلے ایک دور میں، ایم ایم اے کے دور میں یہ کوئی پولیس کے ٹرک تھے اور ان کے اوپر باڈیاں بنا کے سیٹیں لگا کے کالجوں کو دے دیئے گئے جو کہ قابل استعمال اس وقت بھی نہیں تھے اور آج بھی نہیں ہیں اور ان کو اب آکشن کرکے ہم نکالیں گے۔ اس کے علاوہ جو شیراز خان نے کہا ہے، یہ Transport facilities ہم زیادہ گرلز کالجز کو Provide کرتے ہیں کہ ان کے، اور Maximum کالجوں میں ہماری موجود ہے اور جہاں نہیں ہیں وہ بھی ہم Provide کردینگے اور میرے حساب سے جہاں بھی ضرورت ہے، جہاں سے بھی ہمیں ڈیمانڈ آئی ہے، وہ ہم نے پوری کی ہے اور اس کے علاوہ ہم گرلز کالجز کو سٹاف کیلئے HIACE Provide کر رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی ہم نے تیس چالیس HIACE Provide کی تھیں Different Girls Colleges کو، اور اب بھی ہمارے پاس پچاس کے قریب گاڑیاں کھڑی ہیں، ہم نے Buy کرلی ہیں، Different Colleges کی ڈیمانڈ ہمارے پاس موجود ہے، اگلے چند دنوں میں ہم ان کو یہ Provide کردیں گے۔ باقی بٹگرام کالج کا شاہ حسین صاحب نے پوچھا تو وہ کوئسچن مجھے بھیج دیں فریش، ہم پتہ کرلیں گے کہ وہاں ٹرانسپورٹ کی کیا صورتحال ہے، ان کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یا نہیں ہیں؟ اور اس کے مطابق ہم جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، میڈم ثوبیہ شاہد، 2486-----

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نوابزادہ صاحب! سپلیمنٹری؟

نوابزادہ ولی محمد خان: سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: تھینک یو۔ جناب! ہمارے جو شاہ حسین خان نے بات کی ہے کہ یرہ بٹگرام کالج میں کتنی بسیں ہیں، یہ تو گورنمنٹ کالج، جو بوائز کالج ہے اس میں ایک بس ہے لیکن ہمارے کالج والوں نے جو گرلز کالج ہے، وہ پورے سال سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ یرہ یہاں پر کوئی گاڑی نہیں ہے اور وہاں پر گاڑی کا اس طرح مسئلہ ہے کہ کالج میں ٹوٹل میرے خیال میں بیس پندرہ بچے ہیں جو نزدیک گاؤں سے آتے ہیں، اس میں ہوتے ہیں، ان کو گاڑی کی بہت سخت ضرورت ہے، اس وجہ سے کوئی کالج میں نہیں آرہا تو میں جناب

منسٹر صاحب سے جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے التماس کر رہا ہوں کہ اس کالج کو گورنمنٹ گرلز کالج جو ہے، اس کیلئے اگر گاڑی مل جائے تو ان کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! میرے خیال میں میرے ساتھی نے بہت تفصیلی باتیں کی ہیں، میں زیادہ تفصیل نہیں بتانا چاہتا ہوں لیکن منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب! جب گاڑی خریدی گئی ہے تو اس کے کھڑی ہونے کا کیا فائدہ ہے؟ دو جگہیں میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ تحصیل ٹل میں جو کالج اور ضلع ہنگو میں جو کالج ہے، شاہ فیصل خان بھی تشریف فرما ہیں، اس میں وہ کوئی استعمال نہیں ہو رہی ہے، اگر آپ نے یہ گاڑی وہیں کھڑی کرنے کیلئے خریدی ہے تو وہ ایک اور بات ہے، اگر بچوں کو سہولیات فراہم کرنے کیلئے خریدی ہے، وہ اور بات ہے۔ میری گزارش آپ سے یہ ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے، آپ کو بھی صحیح صورتحال معلوم ہو جائے گی، ہمیں بھی اور سارے ممبران کو صحیح صورتحال معلوم ہو جائے گی، یہ گزارش ہے آپ سے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! بات بڑی واضح اور کلیئر ہے، ہر کالج کی اپنی ایڈمنسٹریشن ہے اور ہمارے ایم پی ایز بھی وہاں پر موجود ہیں ہر علاقے میں۔ جہاں پر بسیں Provide کر دی گئی ہیں اور بسیں وہاں پر کھڑی ہیں اور استعمال نہیں ہو رہیں تو شاید وہ استعمال کی ان کو ضرورت ہی نہیں پیش آ رہی ہو گی، تب وہ ضرورت ہو گی تو استعمال کر رہے ہیں ورنہ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ استعمال نہ کریں اور Sometime یہ بسیں Daily transportation کیلئے استعمال نہیں ہوتیں، ٹوورز کیلئے بچیاں استعمال کر لیتی ہیں لیکن اگر کوئی ایسی چیز ہے تو یہ سٹینڈنگ کمیٹی کا ایشو نہیں ہے، میرا اور آپ کا ایشو ہے، آپ مجھے کہیں تو میں آپ کے ساتھ ابھی بیٹھ جاؤنگا اور میں کالج میں بات کرونگا، میرا سٹاف یہاں پر موجود ہے۔ اور آپ کی اطلاع کیلئے کہ آپ کے ہنگو اور ٹل کو ہم نے ایک ایک HIACE already provide کر دی ہے سٹاف کیلئے اور اور بھی اگر کوئی ضرورت ہو تو، یہ آپ کو ہو گئی ہے اور اپوری کو ہم اس فنانشل ایئر میں Provide کر رہے ہیں HIACE فیمیل سٹاف کیلئے۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! ابھی بریک میں آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہیں تاکہ یہ ان کا جو ایشو ہے، یہ Properly جو ہے نا ایڈریس ہو۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل۔

Mr. Speaker: Next, Madam Sobia Shahid, 2486, lapsed. Next 2487, Madam Sobia Shahid, lapsed. Next 2488, Madam Sobia Shahid, lapsed. Next 2501, Madam Sobia Shahid, lapsed. Next 2517, Mr. Salih Muhammad Sahib!

* 2517 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال سرکاری سکولوں کے ہونہار طلبہ ہفتم میں حکومتی اخراجات پر اچھے سکولوں میں داخلے دلوا کر انٹرمیڈیٹ لیول تک اخراجات برداشت کرتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 15-2014 کے دوران کتنے بچوں اور بچیوں کو کہاں اور کس بنیاد پر داخلے کس Criteria کے تحت دلوائے گئے ہیں، ضلع وائز تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 15-2014 کے دوران 97 بچے اور بچیوں کو مختلف سکولوں میں داخلے دلوائے گئے ہیں، ان کی تفصیل ضلع وائز بمعہ طریقہ / پالیسی ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ کوئسچن نمبر 2517 ہے۔ جناب سپیکر! یہ جو محکمے نے اعداد وشمار دیئے ہیں، یہ تو اپنی جگہ پر لیکن یہ جو ایٹا کے ذریعے جو پچھلے سال بھی تین ہزار پانچ سو بچوں کا ٹیسٹ یہاں پہ پشاور میں لیا گیا تھا تو جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ جس طرح یہ چترال کے بچے اگر یہاں پر پہنچتے ہیں پشاور، چترال کے، کوہستان کے، دیر کے، لکی مروت، ڈی آئی خان تو وہاں کے بچوں کو یہاں پہ آنا پڑتا ہے پشاور، یہ جو امتحان ہے، یہ اگر یہاں کی بجائے ڈویژن وائز، بہتر تو یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ وائز اگر لیا جائے، اگر ڈسٹرکٹ وائز نہیں ہو سکتا، اگر ڈویژن وائز بھی لیا جاتا ہے، چونکہ جناب سپیکر! جب وہاں چترال سے اگر کوئی ایک بچہ یہاں پر پہنچتا ہے یا شانگلہ، کوہستان سے پہنچتا ہے یا ڈی آئی خان سے تو پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک اس کا خرچہ ہو جاتا ہے اور تین دن اس کے آنے جانے اور یہاں پہ ایک دن، تین دن اس کے وہ ضائع ہو جاتے ہیں، بچہ اکیلا نہیں آ سکتا، اس کے ساتھ ایک دو بندے بھی ہوں گے، تو جناب سپیکر! ایک تو

یہ ہے کہ اگر ہر تحصیل سے جسطرح 97 بچے پچھلے سال لیے تھے، اگر ہر تحصیل سے ایک بچی اور ایک بچہ لیا جائے ہر تحصیل سے اور ڈویژن وائز وہاں پہ Exam ہو تو یہ بچوں کیلئے بھی ذرا آسانی ہو گی اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر! کہ یہ چترال کا بچہ یا کوہستان کا جو درخت کے نیچے بیٹھا ہوتا ہے، وہاں پہ تعلیم حاصل کرتا ہے اور وہ یہاں پشاور کے بچے کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا ہے، ایک تو ان کی حق تلفی بھی ہو جاتی ہے، چونکہ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ جناب سپیکر! اس کیلئے ہر تحصیل سے ایک بچہ، ایک بچی میرے خیال میں 100 کے قریب میرے خیال میں یہ بچے جو 97 بچے لیے تھے پچھلے سال تو اس میں اگر ایک بچہ، ایک بچی کو ایک تحصیل سے لیا جائے اور ڈویژن وائز اس کو کیا جائے تو ایک تو جناب سپیکر! یہ جو پشاور آنا ساڑھے تین ہزار بچوں کا، پھر ان کے ساتھ تین تین، یعنی دس ہزار کے لگ بھگ لوگ جب ایک سکول میں یہاں پہ جمع ہو جاتے ہیں، یہاں کے حالات بھی اتنے اچھے نہیں ہیں، دہشت گردی کے حوالے سے بھی، خطرہ بھی موجود ہے، تو اس لئے میری یہی گزارش ہے کہ اس کو جتنا جلدی ہو سکے آنے والا جو Exam ہو، وہ تحصیل وائز اور تحصیل سے ایک بچہ، ایک بچی ہو اور دوسرا یہ ہے کہ ڈویژن وائز ہو جائے تو اس میں ذرا سہولت بھی ہو جائے گی بچیوں کیلئے بھی اور پھر ان کی حق تلفی بھی نہیں ہو گی کہ چترال کا بچہ چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ، صالح محمد صاحب۔ سپلیمنٹری، شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: جی اؤ، زما جی دا ضمنی سوال دے چې یو هلک چې د بټګرام وی یا د مانسهرې وی، هغه دا ټیسټ پاس کړی نو پکار ده چې هغه په ایبټ آباد کښې داخل شی او چې د جنوبی اضلاع یو ماشوم دا امتحان پاس کړی نو پکار دے چې درانی پبلک سکول کښې په بنوں کښې داخل شی۔ د پیښور یا د دې وسطی اضلاع چې هلکان امتحان پاس کړی دا ماشومان نو پکار ده چې هغوی په پیښور کښې وی او په دې نیزدې ځائینو کښې اخلی چې د خپل خپل ډویژن هیډکوارټرو ئے چې کوم کوم سکولونه دوئ Mention کړی دی چې په دې کښې د دا ماشومان لولی، نو دا چې دے په هغه خپلو خپلو ډویژنو کښې ماشومان سبق اووائی، د دې باره کښې منسټر صاحب څه وائی؟

جناب سپیکر: رشاد خان، رشاد خان، سپلیمنٹری۔

جناب محمد رشاد خان: سپیکر صاحب! یہ تو بہت اچھا پروگرام ہے، Talented بچے جو ہیں وہ سامنے آجاتے ہیں، ان کو کوالٹی ایجوکیشن بھی مہیا ہو جاتی ہے۔ اس میں سر، یہ جو پالیسی بیان کی گئی ہے جس میں وہ کلاز 3 پر آرہا ہے Backward areas کیلئے 7 سیٹیں ہیں، 7 اضلاع ہیں، 7 سیٹیں ہیں۔ اس میں سر، شانگلہ نہیں ہے، شانگلہ، حالانکہ وہ Backward area بھی ہے اور اسمیں ایسے اضلاع شامل ہیں جہاں پہ یہ سیٹیں دی جارہی ہیں پسماندگی کی بنیاد پر تو اس میں میڈیکل کالجز بھی موجود ہیں، یہاں پہ میڈیکل کالج نہیں ہے، وہاں پہ یونیورسٹی بھی ہے تو میرا کوسچن یہ ہے کہ ایسا کوئی ارادہ ہے حکومت کا کہ اس کو Revise کیا جائے ذرا پسماندگی کی بنیاد پر؟

جناب سپیکر: عاطف خان، ایجوکیشن منسٹر۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): یہ تو ڈیٹیلز ساری دی ہوئی ہیں جو انہوں نے مانگی تھیں، باقی ان کی Suggestions ہیں کہ کس طریقے سے اس کو کیا جائے؟ تو ان کی Suggestions کو بالکل ہم اس پہ لے آتے ہیں، Consider کر لیتے ہیں، تو اگر ہو سکتا ہے تو اچھی بات ہے، مطلب اگر کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ ایک ضلع کا ہے، لیکن بہر حال پروگرام اچھا پروگرام ہے، پہلے سے چل رہا ہے، 97 بچے ہیں یہ سرکاری سکولوں کے جو بچے ہوتے ہیں، ان سے ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور ان کو صوبے کے جو اچھے بہترین ادارے ہیں، ان کو ان میں پڑھایا جاتا ہے اور سارا حکومت ان کا وہ خرچہ برداشت کرتی ہے، تو سکیم اچھی ہے، صرف یہ ہے کہ اگر ضلع کے حساب سے کہہ رہے ہیں کہ اس ضلع کے وہاں پڑھائے جائیں یا اس ضلع کے وہاں پڑھائے جائیں تو اس پہ غور کر لیتے ہیں، کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ یہ جب سوال آیا ہے تو میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کی تقریباً کوئی پانچ کروڑ روپے لاگت ہے سالانہ کیونکہ یہ ہر سال 97,97,97 اس طرح بچے آتے رہتے ہیں تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس کو ان شاءاللہ ہم کوشش کرینگے کہ اگر اس کو ڈبل کر سکتے ہیں تاکہ سرکاری سکولوں میں جو بچے پڑھتے ہیں، ان کو جو اچھے انسٹی ٹیوشنز ہیں، ان میں پڑھنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے تو ان کی Suggestions پہ غور کر لیتے ہیں Practically تو بالکل کر لینگے۔

Mr. Speaker: Next 2518, Madam Meraj Humayun.

* 2518 _ Madam Meraj Humayun: Will the Minister for Elementary and Secondary Education be pleased to state that:

(a) Is it true that in addition to the regular and formal schools the Department is also managing, the Maktab Schools where children are enrolled;

(b) If yes, then please provide district-wise detail of enrollment in each Maktab School and budget allocation for it?

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary and Secondary Education): (a) Yes.

(b) Detail of Maktab Schools with enrolment list distirct-wise given bellow (List of Maktab Schools attached). There is no specific budget for Maktab Schools and only a teacher who gets salary from the government.

| S.No. | District | Enrolment | S.No. | District | Enrolment |
|---|---|---|---|---|---|
| 01 | Peshawar | 2144 | 14 | Batagram | 966 |
| 02 | Charsadda | Nil | 15 | Torghar | 1392 |
| 03 | Swabo | 1013 | 16 | Mansehra | 300 |
| 04 | Nowshera | Nil | 17 | Abbottabad | 6984 |
| 05 | Mardan | 636 | 18 | Haripur | Nil |
| 06 | Malakand | 173 | 19 | Kohat | 158 |
| 07 | Dir (L) | 2436 | 20 | Karak | 115 |
| 08 | Dir (U) | 4505 | 21 | Bannu | 1297 |
| 09 | Chitral | 4909 | 22 | Lakki | 2510 |
| 10 | Swat | 2786 | 23 | Tank | 250 |
| 11 | Shangla | 1756 | 24 | Hangu | 60 |
| 12 | Buner | 602 | 25 | D.I.Khan | 2985 |
| 13 | Kohistan | 164 | | | |
| | | | | **Total:** | **38141** |

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ دا کوئسچن نمبر 2518، دا ما جی د ډیپارټمنټ ایلیمنټری ایجوکیشن نه مې کړے وو منسټر صاحب نه، Is it true that in addition to the regular and formal schools the department is also managing, the maktab schools where children are enrolled?، هغه جواب خو Yes راغلے دے، بیا ما تفصیل غوښتے دے چې دا کوم کوم ځائې کښې دی خو زما مقصد د دې دا وو جی، سپلیمنټری اوکنړئ، سپلیمنټری هغه زما دا وو چې دا مکتب سکولز کومې پالیسئ د لاندې دی او دا څه سپیشل سکولز دی، د دې Curriculum څه دے، دا په کومې پالیسئ لاندې دا شروع شوی دی؟ او بیا چې لسټ تاسو اوګورئ نو څه ځائې کښې زرګونو کښې دی،

لکه ایبټ آباد کښې دی 6984 او په چارسده کښېNil دے ،نوښار کښېNil دے ،هری پور کښې Nil دے او دغه شان څه ځائې کښې چې دې نو 60 دی، هنګو کښې اوس صرف 60 دی، کوهستان کښې164 دی نو دا په کومه طریقه باندې دوئ کهلاؤوی او څنګه کهلاؤوی او د دې مقصد څه دے د دې مکتب سکولز؟ تهینک یو، سر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔ مفتی فضل غفور، سپلیمنٹری۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکرصاحب، ستاسو په وساطت سره منسټر صاحب نه دا ګزارش کوم، د دې سره Related چې زمونږ ضلع بونیر کښې څومره مکتب سکولز دی، د هغې بندش شوے دے ، هغه بند شوی دی، هغوی وائی چې مونږ ته د صوبائی حکومت د طرف نه پالیسی راغلې ده چې تاسو دا سکولونه ختم کړئ او په هغه ځائې کښې د غرونو په څوکو کښې دا مکتب سکولونه وو چې هلته پرائمری سکولز نشته دے نو ډیر داسې خلق راغلل، ما ته جرګې راغللې او هغوی اووئیل چې زمونږ بچی مونږ پرائمری سکول ته ځکه نه شو لیږلې چې تقریباً سوله ستره کلومیټر فاصله کښې زمونږ نه په پهاړی علاقه کښې پرائمری سکول دے نو زمونږ هغه بچی بې تعلیمه پاتې شو نو که دوئ لږ په دې باندې هم رڼرا ورواچوی نو مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: عاطف خان،عاطف خان۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکرصاحب۔ زما ضمنی کوئسچن هم د مولانا صاحب سره تړلے دے۔ زه به دا تپوس د منسټر صاحب نه اوکړم چې د اندازې مطابق چې کومه په علم کښې راغلې ده چې په ټوله صوبه کښې ایک هزار غالباً مکتب سکولونه چې دی دا بند شوی دی، فکرز به منسټر صاحب اووائی سپیکرصاحب! دا مکتب سکولونه په لرې پرتو علاقو کښې د دې د پاره وو چې دا کوم ډیر زیات ماشومان کچی کچی ماشومان وی د پلے ګروپ والا چې د هغوی نه پرائمری سکول لرې به وو، دا هغوی ته یو Facility وه چې بلډنګ به حکومت نه جوړولو

خو په جماعت کښې يا ډيرو ځايونو کښې، لږ ځايونو کښې بيا په Rent باندې به وو، يو ټيچر به ورته Provide وو خو دومره وه چې هغه د پلے گروپ په شکل کښې به هغه Grooming کيدو چې ماشوم به دومره شي چې هلته به بيا نيزدې سکول ته د تلو شو نو د هغې غرض د پاره دا مکتب سکولونه چې دی، دا کهلاؤ وو نو که منسټر صاحب د دا خبره اوکړی چې دا مکتب سکولونه ولې تاسو بند کړل، دا خو ډير ضروری دی؟ نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، زمايو ضمنی سوال دے۔

راجہ فیصل زمان: سر، ایک منٹ، میں ایک بات کرنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر: عاطف خان، اس کے بعد چونکہ اس سے بھول جائے گا اگر اور کوئسچنز ہوں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اگر مجھے بولنے کا موقع دے دیں تو آپ ساروں کے کوئسچنز Clear ہو جائینگے، مجھے پتہ ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو موقع دیں پلیز، عاطف خان پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، First of all تو یہ ایک پوچھ رہے ہیں، میڈم پوچھ رہی ہیں کہ جی یہ ان کا Curriculum کیا ہے یا یہ کیسے قائم ہوئے؟ ہسٹری اس کی یہ ہے کہ یہ ضیاء الحق صاحب کے دور میں شروع ہوئے تھے، یہ مسجد میں یا وہاں پہ کمیونٹی ان کو جگہ دیتی تھی، ایک کمرہ دیتی تھی اور وہاں کے جو امام صاحب ہوتے تھے، ان کو تھوڑی سی سیلری دے کے یہ اس کو چلاتے تھے۔ اس کے بعد سے یہ سلسلہ چل رہا تھا جگہ جگہ، جہاں پہ جگہ Available ہوتی ہے، مسجد میں ایک کمرہ، Maximum ایک کمرہ ہی ہوتا ہے، اس میں پھر عام جو ہمارے سکول کے ٹیچرز ہوتے ہیں، وہیں ٹرانسفر ہوتے ہیں، اس کا نہ کوئی Curriculum الگ ہے، نہ اس کا کوئی ٹیچر الگ ہے، مطلب ایک پرائمری سے وہیں مکتب میں بھی ٹرانسفر ہو سکتا ہے، وہاں سے پھر یہاں ٹرانسفر ہو سکتا ہے، اس کا سب کچھ، جو عام ریگولر سکول ہے، وہی ہوتا ہے، Space صرف ان کا مسجد میں ایک کمرہ ہوتا ہے لیکن اس کا ابھی جو دوسرا مرحلہ ہے جو کافی میرے خیال میں ممبران صاحبان یہ کہیں گے کہ جی ہماری جگہ پہ بند ہو گئے ہیں، Closure کا اس کا پروگرام اس طرح

تھا کہ یہ حکومت کی ایک سکیم ہے Conversion of Maktab Schools into Regular Schools یہ ہے، Basically مطلب اس میں مکتب کا یہ مقصد نہیں ہے کہ کوئی اور Curriculum ہے اور کچھ ہے، صرف لوکیشن اس کی مسجد میں ہوتی تھی تو حکومت نے یہ پلان کیا کہ اس کو اگر ریگولر سکولز بنایا جائے جس طرح باقی پرائمری سکول ہوتے ہیں، دو کمروں کے یا چھ کمروں کے، تو 100 سکولز اے ڈی پی میں ہیں، وہ ہر سال 100، 100 سکولز کو ریگولر سکولز میں Convert کرتے رہتے ہیں اور یہ مکتب سکول اس حساب سے بند ہوتے ہیں اور ریگولر سکولز میں چینجز ہوتی رہتی ہیں، یہ ہے Basic concept اس کا جو انہوں نے کہا کہ بند ہوئے ہیں، قریبی سکول جہاں پہ Available ہے، ڈیڑھ کلو میٹر کے اندر اندر جہاں پہ قریبی سکول Available ہے تو وہاں پہ اس کو بند کر دیا گیا ہے لیکن میں آپ کو، سب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جہاں پہ ڈیڑھ کلو میٹر کے اندر سکول نہیں ہے اور وہاں پہ انرولمنٹ ہے، اس سکول کو نہیں بند کیا جائے گا۔ جب تک وہاں پہ نیا سکول نہیں کھلتا، اس وقت تک ان مکتب سکولوں کو جو بھی جہاں پہ، دو شرائط ہیں، نمبر ایک کہ اگر ڈیڑھ کلو میٹر میں اس کے ساتھ کوئی ریگولر سکول اور ہے تو پھر تو اس کو بند کر کے اس میں Merge کر دیا جائے گا لیکن اگر نہیں ہے تو بھی نہیں بند کیا جائے گا اور اگر اس میں اتنی انرولمنٹ ہے تو بھی یا تو وہاں نیا سکول بنے گا، نہیں تو جب تک نیا سکول نہیں بنے گا، اس وقت تک یہ مکتب سکول وہاں پہ چلتا رہے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم، میڈم معراج ہمایون، ایک منٹ، میڈم بات کر لیں تو اس کے بعد، ایک منٹ، اس کے بعد دیتے ہیں اس پہ، جی میڈم۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: شکریہ، د منسٹر صاحب ھم ډیرہ شکریہ، منسٹر صاحب بنہ تفصیلی جواب راکړو او زہ د ھغې نہ مطمئن ووم خو صرف ما دا وئیل چې دوئ ھغہ پالیسی کومہ استعمالوی نو ایبټ آباد اوس Develop یو ډسٹرکټ دے، ھغې کښې چھ ھزار نو سو چوراسی لا اوسہ پورې دی، ورسرہ جختہ مانسھرہ دہ نو ھغې کښې تین سو دی نو مطلب شاید د مانسھرہ ھغہ، Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: راجہ فیصل، راجہ فیصل، سپلیمنٹری۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: راجہ فیصل، راجہ فیصل ایک منٹ، راجہ فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر، میں صرف منسٹر صاحب کی بات سے مطمئن ہوں، انہوں نے جو بات کہی ہے لیکن میں صرف منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں، یہ ہری پور کے آگے Nil لکھا ہے، یہ بالکل غلط ہے، آپ کی وہاں انرولمنٹ ہے اور آپ کو یہ جواب غلط دیا گیا ہے کیونکہ پھر ادھر سرا گر Nil ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے حلقے میں کوئی مکتب سکول ہے ہی نہیں، تو پھر آپ میرے حلقے میں مکتب سکول بنائیں گے بھی نہیں، اس کو Convert بھی نہیں کرینگے، یہ فگر غلط ہے، آپ اس کو Assess کر لیجئے، یہ فگر غلط ہے۔ میرا مقصد آپ کو بتانا ہے۔

جناب سپیکر: سردار حسین، ایک منٹ، اکبر حیات کبھی بولا نہیں، چلو اکبر حیات، سپلیمنٹری، اکبر حیات۔ سردار حسین! اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

ارباب اکبر حیات: شکریه جناب سپیکر صاحب. جناب سپیکر صاحب! د منسټر صاحب دې خبرې سره اتفاق نه کوم۔ دوئ دا وائي چې دا د ضیاءالحق صاحب په دور کښې او په مسجد کښې چې کوم دے نو یو استاد به وو، هغه به ورته دغه کول. زما په خپله حلقه کښې یو کلے دے ګهړی عمران، په هغې کښې این جی او جی کهلاؤ کړے دے یو دوه کمرې او هغې کښې استاد دے، هغه هلته دغه کوی، تعلیم ورله ورکوی۔ هغې باره کښې بیا ما اے ډی او صاحب ته او وئیل چې یره دا انرولمنټ ډیره زیات دے او تاسو داسې اوکړئ چې یو ایډیشنل روم د پاره مونږ ته دغه اوکړئ، هغوی وئیل چې نه مونږ دیکښې ایډیشنل روم نه شو دغه کولې ځکه چې دا مکتب په نوم باندې دغه شوے دے، نو آیا دا این جی اوز چې کوم دغه کړی دی، دا په کومه کهاته کښې بیا راغلل؟ په دې خو مونږ نه پوهیږو.

جناب سپیکر: سردار حسین، سردار حسین، ایک منٹ، چونکہ وہ ایجوکیشن منسٹر رہے ہیں تاکہ اس کی کوئی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. سپیکر صاحب! څنګه چې منسټر صاحب خبره اوکړه، حقیقت دا دے چې دا پروګرام ډیر وختی شروع شوے دے او دا پروګرام ډیر ښه پروګرام وو، په دې حواله باندې چې انرولمنټ کښې د دې په

وجه باندې ډیره زیاته اضافه چې ده هغه روانه ده او Dropout کښې هم کمے راغلے دے ځکه چېAccessibility نه وی نو ظاهره خبره ده Dropout کښې اضافه راځی، انرولمنټ کښې کمے راځی او بیا د دې نه نه زه انکار کولے شمه، نه منسټر صاحب انکار کولے شی چې د حکومت وسائل هغه دومره نه دی چې د آبادئ د تناسب په حواله باندې ځومره Accessibility پکار ده چې هغه مونږ ورکړو او بیا منسټرصاحب دا خبره کوی چې مونږ به دا سکولونه Convert کوؤ، دا سکیم مونږ شروع کړے دے په خپل حکومت کښې، منسټر صاحب به هم دا خبره اوکړی خو مونږ کله به چې یو سکول تیار شو پرائمری او هغه به سینکشن شو، هغه به فنکشنل شو نو بیا به مونږ هلته که نیزدې یو مکتب سکول وو، هغه به مونږ بند کړو۔ اوس دې حکومت په دوه نیم کاله کښې دا ټول ممبران صاحبان به شاید چې ماسره ملګرتیا اوکړی چې په دوه نیم کاله کښې یو پرائمری سکول لا نه دې جوړ شوے، یو پرائمری سکول، او ما د ایک هزار نه سیوا مکتب سکولونه چې دی دا ما بند کړل، نو سوال دا دے چې دا ایک هزار سکولونه، مونږ په کوم رفتار باندې سکولونه جوړوؤ، زمونږ وسائل کم دی، زما خپله اندازه دا ده چې ایک هزار سکولونه مونږ په راروانو پینتیس کالو کښې نشو جوړولے نو چې نن مونږ په دې سټیج باندې ایک هزار سکولونه بندکړل نو نن چې کوم فګرز منسټرصاحب ښودلی دی، مونږ دا ریکویسټ کوؤ، مونږ دا ریکویسټ کوؤ منسټرصاحب ته چې دا د Conversion دا کوم سکیم چې روان دے، دا د روان وی؟ ښه پکار دے چې روان وی خو په دې سټیج باندې چې زمونږ سکول تیار نه دے، زمونږ سکول سینکشن نه دے، زمونږ سکول فنکشنل نه دے او زه ایک هزار سکولونه بندومه نو زما دا خیال دے چې Dropout کښې به اضافه راځی، انرولمنټ کښې به کمے راځی، لهذا زما به دا ګزارش وی چې په دې مسئله باندې حکومت سوچ اوکړی او دا خپله فیصله واپس واخلی۔

جناب سپیکر: عاطف خان، ایک منٹ یہ عاطف خان وہ کردیں تاکہ اس، عاطف خان Explain کرلیں پلیز، اسکے بعد آپ بولینگے نا جی، نلوٹھا صاحب آپ کو سمجھ آگئی ہے؟

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جی ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلو، نلوٹھا صاحب سپلیمنٹری کریں، جی جی، ایک منٹ، یہ طریقے سے ہوتا ہے نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں ٹائم نہیں ضائع کرنا چاہتا، یہ جتنے ممبران اسمبلی اس ایوان میں بیٹھے ہیں، مکتب سکول ختم ہونے کی وجہ سے ہم سب کیلئے بڑا عذاب بن گیا ہے، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں سر، اور اس میں حکومت کا خرچ کیا ہوتا ہے، صرف ایک ٹیچر ہوتا ہے، نہ وہاں پہ کلاس فور ہوتا ہے نہ کوئی بلڈنگ کیلئے پیسے دینے پڑتے ہیں حکومت کو، میرے خیال کے مطابق ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو ڈسٹرب نہ کیا جائے، جو سکولز Already چل رہے ہیں، ہاں جہاں پہ انرولمنٹ نہیں ہے، بچے نہیں ہیں تو انہیں ضرور بند کیا جائے لیکن جو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، وہ کلومیٹر، دو کلومیٹر انہیں کدھر کوئی لے کر جائے گا؟ منسٹر صاحب اگر مہربانی کریں تو ان سب سکولوں کو بحال کریں۔

جناب سپیکر: جی جی، عاطف خان!

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر! میں پانچ مرتبہ اٹھا ہوں لیکن آپ نے مجھے موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، دیکھو وہ جو پوائنٹس ہیں، وہ سب نے بتا دیئے تو کوئی بات تو آپ نہیں کریں گے، اس کو تو Explain کرنے دیں نا جی، بات کر لیں عاطف خان، اس کے بعد آپ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! سارے وہی بات کر رہے ہیں اور میں اس کا وہی جواب دے رہا ہوں کہ جہاں پہ اگر سکول بنے گا نیا، تب وہ بند ہوگا۔ اگر سکول نیا نہیں بنے گا اور وہاں پہ انرولمنٹ ہے تو میں یہ Policy statement دے رہا ہوں کہ وہ سکول نہیں بند ہوگا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

اراکین: نہ سکولز بند ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو وہی میں کہہ رہا ہوں کہ وہ نہیں بند ہوگا، اگر وہ بند ہے، اس کو کھول دیا جائے گا۔ میں آپ کو یہی کہہ رہا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا، اس طرح ہے کہ مفتی فضل غفور صاحب نے اس کے اوپر نوٹس دیا ہے، میں ہاؤس سے پوچھتا ہوں، اس کے اوپر Detailed discussion چاہتے ہیں؟

اراکین: جی ہاں، چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: Detailed discussion تو میں اس کو پورا ایجنڈے میں ڈالتا ہوں، اس پہ پوری Detailed discussion کرتے ہیں تاکہ پورا ہاؤس اس پہ ڈسکشن کرلے۔ جی Next میڈم معراج ہمایون، 2519۔

* 2519 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے صوبہ کے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے 8.5 بلین روپے ایجوکیشن سیکٹر ڈیویلپمنٹ پلان میں سے مختص کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بنیادی سہولیات کی فراہمی کے پروگرام کی تشہیر مختلف اخبارات میں کی جارہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پروگرام میں کونسی بنیادی سہولیات کی فراہمی شامل ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ پروگرام کے تحت بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کی نشاندہی کا طریقہ کار کیا ہے، نیز اب تک مذکورہ پروگرام میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) اشتہاری مہم پر خرچ ہونے والی رقم کہاں سے ادا کی جاتی ہے، نیز اب تک اشتہاری مہم پر کتنے اخراجات آئے ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا نے Conditional grant کے تحت غیر موجود سہولیات Missing facilities کی فراہمی کیلئے ترقیاتی اور Regular budget 2014-15 کی مد میں کل 9.86 بلین روپے Release کرچکے ہیں۔ اس ضمن میں مزید عرض کی جاتی ہے کہ کل 9.86 بلین روپے میں 3.660 billion regular budget, (current budget) سے اور 6.2 billion روپے ترقیاتی بجٹ سے Release کئے جاچکے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) مذکورہ پروگرام کے تحت جن بنیادی سہولیات کی فراہمی شامل ہے، ان میں بجلی و پانی کی ترسیل، گروپ لیٹرینو کی تعمیر، چاردیواری کی تعمیر و مرمت اور اضافی کمرہ جات کی تعمیر اور شمسی توانائی کی فراہمی شامل ہیں۔

(ii) عدم دستیابی کی نشاندہی ضلعی تعلیمی دفاتر کی طرف سے فراہم شدہ پروفارما جو کہ سکول ہیڈ ٹیچر، پی ٹی سی چیئرمین اور سرکل افسران کی تصدیق شدہ معلومات کے ذریعے کی جاتی ہے، مذکورہ پروگرام کے تحت 9.86 بلین روپے خرچ کئے جارہے ہیں۔

(iii) مذکورہ پروگرام کی اشتہاری مہم کیلئے رقم محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے ریگولر بجٹ سے ادا کی جاتی ہے جو کہ اسمبلی سے پاس شدہ ہے، اب تک اس اشتہاری مہم پر 77 لاکھ 46 ہزار 772 روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ، جناب سپیکر! کوئسچن نمبر 2519۔ دا جی دا کوئسچن ما دې د پاره کړے وو جناب سپیکر صاحب! چې دا اخبارونو کښې ډیر غټ غټ ایډورټائزمنټ راغلي وو چې 8.5 بلین روپئ ایجوکیشن سیکٹر ڈیویلپمنٹ پلان میں سے مختص کئے ہیں، نو هغه جواب دوئ راکړے دے چې اؤ جي "اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم خیبر پختونخوانے Conditional grant کے تحت غیر موجود سہولیات کی فراہمی کیلئے ترقیاتی اور ریگولر بجٹ 15-2014 میں کل 9.8 بلین روپے ریلیز کرچکے ہیں، اس ضمن میں مزید عرض کی جاتی ہے کہ کل 9.8 بلین روپے میں سے 3.6 بلین ریگولرر بجٹ، کرنٹ بجٹ سے اور 6.2 بلین روپے ترقیاتی بجٹ سے ریلیز کئے جاچکے ہیں، نو هغه جواب خو ما ته بیا د بل، ما وئیل چې دا څنګه طریقه باندې وو چې هغه تشہیر مختلف اخبارات میں کی جارہی ہے، جی ہاں، یہ درست ہے۔ بیا ما وئیلی دی چې مذکورہ پروگرام میں کونسی بنیادی سہولیات کی فراہمی شامل ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟ هغه ئے هم راکړے دے جواب، تفصیل دے۔ بیا مذکورہ پروگرام کے تحت بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کی نشاندہی کا طریقہ کار کیا ہے، نیز اب تک مذکورہ پروگرام میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟" هغه ئے هم راکړے دے چې هغه

استاذان او هغوی هغه پی ټی سی والا، هغوی دستخطې اوکړی نو هله هغه کوؤ۔ *مذکورہ پروگرام کی اشتہاری مہم پر خرچ ہونے والی رقم کہاں سے ادا کی جاتی ہے، نیز اب تک اشتہاری مہم پر کتنے اخراجات آئے ہیں، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟* هغه خو ډیر تفصیل راکړے دے، ټول Attached دی ورسره نو هغه جواب ډیر ښه دے، هغې نه خو زه هغه یم، زما به صرف ریکویسټ ورته دا وی چې دا اشتهارات که نه وو کړې، که دا ئے کم کړی وو ځکه چې مونږ ته ډیر ضرورت دے د فنډز په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې، نو که دا ئے لږ کړی وو په دې باندې ډیر خرچ ئے نه وو کړے نو ښه خبره به وه، نور خو دا چې څه کوی نو هغه خو ډیر ښه دی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: شاه حسین خان، تاهم زما خیال دے جوړې، سپلیمنټری۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: اؤ، اؤ جی، نن مې پرې تیاری کړې ده جی۔ شکریه سپیکر صاحب! زما جی دوه ضمنی سوالونه دی، یو خو دا ده چې دوئ چې دا دومره لوئې پیسې په دې اشتهار باندې خرچ کړی دی چې دا دوئ د پی ټی سی په دې کمیټئ باندې کوی نو دیکښې بیا د اخبار د اشتهار څه ضرورت وو؟ دا خو ټهیکیدار نه اخلی، دا خو هغه پی ټی سی والا کوی چې کوم پیرنټس ټیچر والا دی۔ بل جی، زمونږ په دې صوبه کښې د سکول چوکیدار چې دے، دا استاذ باندې زورآور دے ځکه چوکیدار ځائې ورکړے وی سکول له نو هغه چوکیدار بیا بعضې وخت کښې په کرسئ ناست وی، استاد غریب د کرسئ نه لاندې ناست وی ځکه چې هغه ئے مالک وی د زمکې نو دوئ بیا څه چل اوکړی؟ دا چوکیدار صاحب چې دے دومره د اثر و رسوخ والا وی چې کله دا استاذ، د ده دستخط باندې خو پیسې په شریکه دستخط اوځی، چې کله دا چوکیدار دستخط نه، دا استاذ دستخط نه کوی نو دا چوکیدار اولګی دا استاذ بدل کړی، چې استاذ بدل کړی نو د خپلې مرضئ استاذ راولی او بیا دا د پی ټی سی فنډ پرې خرچ کوی۔ زما بیا دریم سوال دا دے چې د دې بیا نګرانی څوک کوی چې واقعی دا پیسې خرچ شوې که خرچ نه شولې او دا په هغه باؤنډری وال باندې یا په دې ګروپ لیټرین باندې، دې باندې دا پیسې اولګیدې او که اونه لګیدې؟

جناب سپیکر: عاطف خان۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر:

جناب سپیکر: دوئ Explain کړی، دې نه پس به تاسو پاځئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: وړومبې خو به زه میډم ته دا وایمه چې ریکویسټ مې دے چې دا سوال دې کړے وو نو هغه وخت کښې دا په اپوزیشن کښې وه، نو اوس خو دا په حکومت کښې ده، اوس خو پکار ده چې د حکومت څه Projection کیږی نو چې په هغې باندې د خوشحالئ خبره ده، څه بده خبره نه ده۔ دویم نمبر باندې، دویم نمبر دا چې کوم دوئ د دغه خبره اوکړه د پی ټی سیز، ګورئ د اشتهار بیله خبره ده او د پی ټی سی د کارکردګئ بیله خبره ده، دا اشتهارات هم که تاسو اوګورئ دا Basically ډیرې زیاتې پیسې دې وخت کښې روانې دی پیرنټس ټیچر کونسلو ته او هغه د دې وجه زه چې په کومه طریقه باندې به په نورو ډیپارټمنټس، سرکاری ډیپارټمنټس کښې پیسې لګیدې، په هغې به اکثر دا شکایت راتلو چې یره په هغې کښې کرپشن کیږی، Leakages کیږی، دا دومره ایکسیئن واخستې او دومره فلانی واخستې او دومره ټهیکیدار دا چل اوکړو، فلانی هغه چل اوکړو، د دې په وجه باندې دا یو سکیم شروع شوے وو چې یره پیرنټس او ټیچرز د دوئ به یو کمیټی جوړه شی او هغوی به دا پیسې لګوی نو په دې وجه باندې دا پیسې ټولې لس اربه روپئ د هغوی په تهرو باندې لګی او دا چې مونږ کوم اشتهارات ورکړی هم دی نو په دیکښې مونږ یا ما یا چیف منسټر صاحب خپل تصویر نه دے ورکړے، دا هم تاسو پکار ده چې کم از کم Appreciate کړئ چې ټول عمر په حکومتونو کښې خلقو تصویرونه راغلی دی، مونږ په اشتهارونو کښې خپل تصویرونه نه دی ورکړی، د هغې مقصد، (تالیاں) د هغې مقصد دا دے، د هغه اشتهار دا دومره لس اربه روپئ لګی نو چې کم از کم خلقو ته هم دا پته اولګی چې یره دې سکولونو ته دومره پیسې روانې دی چې د هغې تپوس اوکړی۔ زما به دا دلته څومره ممبران صاحبان چې ناست دی، دوئ ته هم دا ریکویسټ دے چې ستاسو په حلقه کښې کوم سکول وی، هغلته چې پیرنټس ټیچر ته سکول ته کومې پیسې ځی، د هغې تپوس اوکړئ، دا زما پیسې نه دی، دا د دې عوامو پیسې دی، تاسو هم په هغې کښې شریک یئ

چې د دې تپوس اوکړئ چې صحيح طريقه باندې لګی که نه؟ مونږ چې کوم اشتهار ورکوؤ، په هغې کښې مو نمبر ورکړے دے چې کوم ځائې کښې که شکايت وی، په دې نمبر باندې اطلاع اوکړئ، په کوم ځائې کښې که شکايت وی د چيف سيکرټری آفس کښې يو سپيشل ډيليوری يونټ يو دغه جوړ شوے دے، دغه ئے هم پکښې ورکړے دے چې يره که د چا شکايت وی، په دې باندې کوئ۔ د خبرې مقصد مې دا دے چې د دې که فرض کړه مونږ د يو شی د پاره بل چې يره ديکښې کرپشن کيږی، د هغې په ځائې بل کار شروع کړو، بيا وايو په ديکښې کرپشن کيږی بيا د مانيټر د پاره، مانيټر، د مانيټر د پاسه مانيټر د دې د پيسو د پاره اول خو پيرنټس ټيچر کميټی د هغې د پاسه بيا د هغه سکول چې کوم هيډ ټيچر دے، هغه بيا مانيټرنګ يونټ چې زمونږ کوم دے، IMU، هغې ته مونږ دا Responsibility ورکړې ده چې تاسو ځئ د دې 'ويری فيکيشن' کوئ، د هغې نه پس يو تهرډ پارټی هائر شوې ده چې هغوی په ديکښې نيم په نيمه سکولونو ته ځی او هغوی به د دې 'ويری فيکيشن' کوی او اوس ورله ما دا انسټرکشنز ورکړی دی، ان شاء الله تعالیٰ آرډر به ايشو شوے هم وی چې د هر يو سکول بهر يو بورډ اولګوئ او په هغه بورډ باندې پيسې اوليکئ چې يره دې سکول ته دې کال کښې يا لس لکهه يا پينځه لکهه يا شل لکهه روپئ راغلې دی چې د هغې تپوس اوکړئ، تاسو ئے هم تپوس اوکړئ چې آيا دا پيسې په ټهيک طريقه باندې لګيدلې که نه؟ نو دا مونږ د خپل طرفه کوشش کوؤ خو بهر حال مطلب اوس خامخا به پکښې انيس بيس فرق راځی چې دومره ډيرې پيسې دی، دومره بلها زرګونو سکولونو ته ځی خو مونږ خو هم د دې وجې دا کوشش کوؤ چې صحيح طريقه باندې دا پيسې اولګی او تاسو ته مې هم ريکويسټ دے چې تاسو ئے هم تپوس کوئ۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: *سردار حسین صاحب، آپ دونوں بس ایک دومنٹ، پھر وقفہ کرتے ہیں۔* (مداخلت)

جی جی، دې نه پس به تاسو دوه خبرې اوکړئ، بيا به۔۔۔۔

جناب سردار حسین: منسټر صاحب چې څنګه خبره اوکړه چې بالکل دا Huge amount دے، که منسټر صاحب دا هم اووائی چې په ديکښې د ډی ايف آئی ډی يعنی د ډونرز څومره اماؤنټ دے او زمونږ د صوبې څومره اماؤنټ؟ نو دا به

هم د دوئ ډیره زیاته شکریه وی۔ د اشتهار په حواله باندې منسټر صاحب خبره اوکړه چې مونږ نمبرې ورکړې دی، مونږ یو Message convey کوؤ، اشتهار زما په وړاندې دے او زما یقین دا دے چې د ټولو ممبرانو په وړاندې دے، په اشتهاراتو باندې چې70 لاکھ روپئ یا 78 لاکھ روپئ لګی د دې غریبې صوبې، په دې اشتهار کښې هیڅ میسج نشته او دیکښې شک نشته چې د منسټر تصویر به پکښې نه وی، د وزیر اعلیٰ صاحب تصویر به پکښې نه وی خو د دوئ د پارټئ چې کومهLogoده، هغه دلته موجود ده، دا ډیره ښه خبره وی، اشتهار چې دے ډیره زیاته ښه خبره ده چې کمیونټی خلق Involve کړی، حکومت چې هغه کمیونټی Involve کړی، حکومت کمیونټی Aware کړی، په دې اشتهار کښې یو میسج دا سې نشته چې ګنی مونږ سکولونو ته پیسې ورکوؤ، تاسو رابطه اوکړئ، تاسو که کرپشن پکښې کیږی، تاسو دې نمبر سره رابطه اوکړئ، که نه وی د منسټر صاحب په وړاندې به دا اشتهار پروت وی، که زه خدائے مه کړه د مبالغې نه کار اخلمه نو هغه د د دې خبرې وضاحت اوکړی۔ مونږ سپیکر صاحب! دا خبره کوؤ چې بالکل د کمیونټی د Involvement نه بغیر ډیویلپمنټ ممکن نه دے، ټرانسپیرنسی ممکنه نه ده خو په دې ځائې کښې مونږ وینو چې مقصد صرف دا دے چې تشهیر د اوشی، تشهیر د د چا اوشی؟ تشهیر د د دې یوې پارټئ اوشی، ښه به دا وی، بهتره به دا وی چې تشهیر د دې مقصد اوشی، د دې Cause اوشی، د دې کار اوشی چې خلق خبر شی چې سکولونو ته نهه اربه روپئ لاړې، یو یو سکول ته دومره دومره پیسې لاړې، دا به پی ټی سی خرچ کوی، دا به ضروریاتو مطابق خرچ کوی دا پیسې، په دې پیسو کښې به کرپشن نه کیږی، نو زما یقین دے که دا اشتهار په هغه شکل باندې جوړ شی، بیا به ډیره بهتره وی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب!په تصویر باندې خو زمونږ اعتراض نه دے، تصویر د لګوی منسټر، د چیف منسټر صاحب د هم لګوی چې پته اولګی چې دا کوم قابل خلق دی چې دا دومره ډیر لوئې فنډ ئے ایښے دے، جناب سپیکر صاحب! دا کوم فنډ چې دوئ سکولونو له ورکړی چې

څومره پرنسپلانې دی جی، د هغوی هغه ټول خاوندان ئے ټهیکیداران کړل، هغوی خبر به هم ترې نه وی جی او بس خاوند له به ئے ټهیکه ورکړې وی، ټهیکه خو څه داسې Proper دغه نشته، دغه څه E-Tendering کیږی یا ئے څه دغه وی چې مونږ ترې نه پښتنه اوکړو، بس وائی کار روان دے، تین لاکھ او چار لاکھ، ساړهې چھ لاکھ، اوس هم زما یاد شی جی فنډ ئے ورکړے دے په ساړهې چھ لاکھ باندې هم جی هغه کمره چې کوم دے کمپلیټ شوې نه ده او زما په حلقه کښې اوسه پورې د Last year چې کوم کار دے، هغه هم هغه رنګ زوړند دے۔ زما مخکښې هم دا ریکویسټ مونږ کړے وو، اوس هم مونږ دا وایو چې دیکښې تاسو جی دا ایم پی ایز پکښېInvolve کړئ نو کم از کم ایم پی اے به ترې دا پښتنه خو کوی کنه چې یره ته دا لګوې، دا په کومه طریقه باندې لګوې؟ هغه وائی بس ما ټهیکه ورکړې ده، چې پته اولګی هغه ئے خاوند وی جی، نو یو خو دا سسټم ختم کړئ یا پکښې زمونږ Involvement اوکړئ چې کم از کم مونږ ته پته خو لګی کنه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عاطف خان۔ دې نه پس به بریک کوؤ د Fifteen minutes د پاره او باقی ایجنډا باندې به کار کوؤ ان شاء اللہ۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: یو خو جی وړومبئ خبره چې بابک صاحب کومه اوکړه، ډی ایف آئی ډی والا هغوی بیلې پیسې د دې دغه د پاره نه ورکوی، سکیم د پاره، هغوی Budgetary support ورکوی، هغوی Budgetary support ورکړی او هغه بیا د حکومت خوښه وی چې هغه پیسې Budgetary support کښې هغه ایجوکیشن سیکټر کښې ورکړی، لګی هم په هغه ایجوکیشن کښې خو چې په کومه کومه طریقه باندې په پرائمرئ کښې لګوی، Conditional grant کښې لګوی، څه کښې لګوی، هغه بیا د حکومت په Priorityباندې او ورسره دویم نمبر چې دوئ کومه خبره اوکړه د کمیونټی د Involvement، کمیونټی Involvement ډیر ضروری دے خو زه په دې پته باندې نه پوهیږمه که فرض کړه نارمل ډیپارټمنټس چې د حکومت دی، هغوی چې یو کمره جوړوی، هغه په دیارلس لکهه روپئ باندې جوړیږی، پی ټی والا ئے تقریباً په اووه لکهه روپئ باندې جوړه کړی، په هغې کښې هم شکایت راځی چې په دیکښې دومره کرپشن

دے، دومرہ فلانی اووهلې، دومرہ فلانی اووهلې نو دا یو د هغې یو Alternate وو چې که په اووه لکھه روپئ باندې یو کمره جوړیږی نو که په هغې کښې څوک هېو څه کوی هم، د چوده لاکھ Ratio ته اوګورئ او بیا دسات لاکھ Ratio ته اوګورئ نو په دیکښې تاسو اوګورې چې څومره فرق دے؟ او بل دا خو زما په خیال چې ټولو له Appreciate کول پکار دی چې په وړومبی ځل باندې سرکاری سکول ته دومره ډیر فنډ د Basic missing facilities د پاره تلے دے په زرګونو سکولونو ته، پکار ده چې دا Appreciate شی چې سرکاری سکول ته په زرګونو سکولونو کښې چې کوم کښې Basic missing facilities، دا اوس نه نا، د تیر حکومت نه، د هغې نه هم د پخوا زمانې نه راروان وو، هغه کافی حده پورې به ان شاء الله تعالیٰ، ټول به نه ختمیږی ځکه چې هغه دومره Gap دے چې ټوټل 43 ارب روپئ پکار دی، که هغه ټول Basic missing facilities پوره کیږی، هغې له 43 ارب روپئ پکار دی نو دا یو کال بیا بل کال بیا بل کال بیا چې هر کال دې ته دا پیسې ځی، هله به دا پوره کیږی خو زه صرف په دې موقع باندې دا وایمه چې دوئ وائی ایم پی اے ګان پکښې Involve کړئ، مونږه خو په هغه یو اخبار اشتهار کښې تاسو دغه یو اخبار اشتهار کتلے دے، نورو اخبارونو اشتهارونه هم اوګورئ چې په هغې کښې مونږه Village councilors ته Village elected دغه چې کوم دی، دا چیئرمینان او Neighborhood هغوی ته مونږه کلیئر یو میسج ورکړے دے چې یره تاسو د هغې ممبران شوئ، تاسو د هغې ممبران شوئ، یو خوا پیرنټس چې دغه ماشومان په هغه سکول کښې سبق وائی، بیا ورسره ټیچر بیا ورسره لوکل دغه ځائې چې کوم Elected د ویلج کونسل نمائنده دے، هغه مو ورسره Involve کړو ځکه چې د Maximum transparency د پاره چې زیات نه زیات که ایم پی اے ګان پکښېInvolve کیدل غواړی، زه خو بالکل تاسو ته وایم چې تاسو هم پکښې Involve شئ، تاسو هم پکښې مونږ ته څه مسئله نشته چې مونږه پکښې د ویلج کونسل Elected ممبران Involve کولې شو نو تاسو پکښې ولې نشو کولې؟ خو مونږ خو دا وایو چې زیات نه زیات ښه طریقې باندې دا پیسې اولګی او په دې باندې Minimum leakage اوشی، Minimum corruption اوشی، 100% خو هیڅوک هم نشی ګارنټی کولې خو

چې کم از کم صحیح طریقې باندې دا پیسې اولګی، ان شاء الله تعالیٰ چې دې سره به دې سکولونو کښې بهتري راشي۔

## غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2486 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ خوراک کو کل 11 سکیموں کیلئے 501 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جن میں 4 سکیمیں جاری اور 7 نئی سکیمیں ہیں، کوئی رقم منقضی نہیں ہوئی ہے، تمام سکیم اور ان کیلئے مختص رقوم اور اخراجات کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

2487 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ مالی سال میں محکمہ کو ملنے والی رقم اور خرچ کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں موجود ہے جو ایوان کو فراہم کی گئی ہے، مزید برآں مذکورہ مالی سال میں کوئی فنڈ منقضی نہیں ہوا۔

2488 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) ترقیاتی فنڈ کی فراہمی اور اس کے اخراجات کی تفصیلات (31 مارچ 2015 تک)

| اے ڈی پی نمبر | سکیم کا نام | جاری کردہ فنڈ | اخراجات |
|---|---|---|---|
| 595 | تعمیرات پریس کلب ڈسٹرکٹ ہنگو | 2 ملین | 1 ملین |
| 596 | تعمیرات ریجنل انفارمیشن آفس سوات | 3.671 ملین | 3.671 ملین |
| 597 | پریس کلب ہری پور میں ہال کی تعمیر | 4 ملین | 2 ملین |
| 599 | انفارمیشن ڈائریکٹریٹ میں میڈیا سیل کا قیام | 143 ملین | 113 ملین |

اس محکمے کے کوئی فنڈ منقضی نہیں ہوئے ہیں۔

نوٹ: آخری سہ ماہی میں ان سکیموں پر کام جاری ہے۔

2501 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا ہے اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مالی سال 15-2014 میں تعلیم و تربیت کیلئے 19.926 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی جبکہ محکمہ نے کل 20.115 بلین روپے کی رقم مختلف مدوں میں خرچ کی۔ یہ رقم معیاری

تعلیم کی فراہمی، نئے سکولوں کے قیام اور درجہ بلندی، مفت درسی کتب کی فراہمی، والدین اساتذہ تنظیموں کی فعالی، آئی ٹی لیبارٹریوں کے قیام، بچوں کے وظائف اور سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کی گئی۔ تمام تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

مزید برآں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مختص شدہ رقم کو مکمل طور پر خرچ کیا گیا اور کوئی رقم منقضی نہیں ہوئی ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے محکمہ کی بہترین کارکردگی کو دیکھتے ہوئے اضافی ایک ارب 36 کروڑ روپے فراہم کئے جن کو محکمہ ہذا نے صاف اور شفاف طریقہ کار کے مطابق اپنی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے خرچ کیا، نیز یہ کہ مالی سال 15-2014 کے دوران وسائل کی تقسیم کا تناسب 116 فیصد رہا۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: سردار محمد ادریس صاحب، سردار ظہور صاحب 30 نومبر کیلئے، سارے نام لے رہا ہوں، الحاج ابرار حسین، اعظم خان درانی، عزیزاللہ خان، سردار فرید خان، محمد بیٹنی، محمد عارف احمد زئی، جناب شکیل صاحب، میڈم نادیہ شیر، جناب حاجی حبیب الرحمان صاحب، ملک شاد محمد، میڈم انیسہ زیب۔ منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: پندرہ منٹ کیلئے بریک، چائے اور نماز کیلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: کال اٹینشن نوٹسز: آئٹم نمبر 7، مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پی ڈی ایم اے پارسا نے ہنگو میں مقیم متاثرین کیلئے کمبل، خیمہ جات اور خوراک کے دیگر مواد ہنگو کی انتظامیہ کو بھیج دیئے تھے تاکہ وہ متاثرین میں

تقسیم کرے مگر وہ سامان ویسا کے جیسا پڑا ہے، لہذا صوبائی حکومت ان ذمہ داران اور اپنے فرائض سے غافل افراد کے خلاف فوری کارروائی کر کے مذکورہ سامان کی مکمل تفصیل اور تقسیم نہ کرنے کی وجوہ بتائے۔

جناب سپیکرصاحب! که ما ته لږ غوندې د وضاحت کولو اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ جی۔

مفتی سید جانان: دا د هغې خبرې یوه کړئ ده چې دلته کښې ممبران بار بار د هغې ذکر کوی او مونږه او تاسو ئے روزانه په ټی وی ګانو باندې ګورو چې خلق وائی چې مستحقینو ته سامان نه شو ملاؤ، د بالا کوټ د زلزلې نه اونیسه تر دغې زلزلې پورې او دا مینځ کښې متاثرینو ټولو داسې یو سلسله روانه ده۔ جناب سپیکرصاحب! دا ضلعی ناظم ته زمونږ ملګرو دفتر برابرولو، هغې کښې دا کمبلې هغه کسانو وړلې، مونږ ورته اووئیل چې دا کمبلې چرته وړئ؟ هغوی وئیل چې دا خو د متاثرینو کمبلې دی، چې مونږ تفصیل رااوغوښتلو د دې جناب سپیکر صاحب! د دوه کالو نه ډیر وخت اوشولو، د دې سره خوراکی مواد وو، هغه خوراکی موادو کښې چینجی اوشو، هغه ئے اوغورځولو او دا کمبلې مطلب دا دے چې تر اوسه پورې بیا مونږ ورته اووئیل چې ښه دا به نه تقسیموئ؟ جناب سپیکر صاحب، بهر دنیا خلق رحم دل خلق دی، مونږ سره تعاون اوکړی خو بیا هغه تعاون چې دلته راشی نو بیا مونږ خپل مینځ کښې زمونږ ماتحت خلق، د حکومت انتظام لاندې خلق هغه ځیزونه خپل مینځ کښې اوویشی او چې کوم ځیزونه پاتې شی، د تقسیمیدو نه بعد هغه ځان لاندې مطلب دا دے کیږدوی۔ خدائے مې د نه ګنهګاروی، ما یوه خبره دا واوریدله چې دغه کمبلو ته دا منصوبه روانه ده، د دې نه مخکښې کمبلې خیمې خرڅې شوې دی، نور ځیزونه خرڅ شوی دی، دې ته یو ترتیب روان دے، دا مطلب دے خرڅیدو طرف ته ځی۔ نو جناب سپیکر صاحب! چې د دوه کالو نه یو ځیز لاړ شی، هلته خلق مطلب دا دے در او بې در پراته دی، تکلیف کښې پراته دی او مونږ سره ځوک تعاون اوکړی نو زه به جناب سپیکر صاحب! دا اووایم چې دا به د حکومت د هغې دعوؤ خلاف وی چې حکومت وائی چې اقرباء پروری مو ختمه کړې ده، خپلولئ او د

خپلولۍ په بنیاد تقسیمونه مونږ ختم کړی دی۔ جناب سپیکر صاحب! که دا چرته عام ځائی کیښې پراته وے خو بیا به هم څه خبره وه خو چې دا انتظامیه سره پراته دی او مستحقین خلق چغې وهی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: او بیا هم د هغې باوجود جناب سپیکر صاحب! نه تقسیمیږی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر امتیاز شاہد صاحب، پلیز۔ (مداخلت) جی ایک منٹ، اس پر بات۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: زه خو وایمه جی چې لکه دا دغه دے، دا کال اټینشن نوټس دے، ایډجرمنټ موشن نه دے خو زه دا به اووایم، صرف دا جی چې درې آرز دی جی، درې آرز، Three R، یو وی ریسکیو، ورپسې بیا ریلیف وی، ورپسې Reconstruction and rehabilitation وی، اوس د دوه کالو نه هغه دویمې خبرې باندې عمل درآمد نه دے شوے، ریلیف، بیابه Reconstruction and rehabilitation به کوم وخت کیښی کیږی؟ هغه به بیا لس کاله اخلی نو په دې دریو آرونو کیښې په یو آر باندې عمل شوے دے، دویم آر اوس هم لا شروع دے او د دوه کالو نه په هغې باندې عمل درآمد نه دے شوے۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد، امتیاز شاہد پلیز۔ یہ اس پر بحث نہیں ہوسکتی بس، امتیاز شاہد صاحب پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! مفتی صاحب، زمونږ جانان صاحب چې کوم کال اټینشن راوړے وو، په دې باندې ما د پی ډی ایم اے او صوبائی حکومت سره، انتظامیه سره هم خبرې شوې دی، زه افسوس کوم چې کومه خبره چې دوئ کوی، داسې بالکل نه ده، دا پیکج چې کوم دے خصوصی چې دا دیکښې فوډ آئټمز او ټینټس وغیره شامل دی، دا Specifically دې د پاره صوبائی حکومت ډسټرکټ ګورنمنټ ته ورکړې وو چې دا اوس چې کوم دا خیبر ټو کوم آپریشن دے، په دیکښې چې کوم آئی ډی پیز راځی، د دوئ د پاره حفظ ما تقدم په طور باندې صوبائی حکومت دا Step اخستے وو او هلته کیښې چې کوم خلق مائیګریټ شو، راغلل په دې آپریشن ټو کیښې، هغې خلقو ته هغه مستحقینو ته دا شے اورسیدلو۔ دا دوئ ته چا غلط انفارمیشن ورکړے دے، دا هغه متاثرینو د پاره چې کوم هنګو کیښې د 2009 نه ناست دی، هغوی د

پاره نه وو، Rather دا هغې خلقو د پاره وو چې دا آپریشن ټو کښې کوم خلق Affect کیږی، هغه هلته واپس راځی، د هغوی د پاره وو نو دې وجې نه زه معافی غواړم دوئ ته انفارمیشن غلط دی، بیا هم که داسې څه خبره راوتله، بالکل مونږ دوئ سره یو خو دا ده، د دې د پاره Specifically دوئ چې د کومو متاثرینو خبره کوی سر، جناب سپیکر! د هغوی د پاره یو این ایچ سی آر شو، یونیسف شولو او ډبلیو ایچ او، ډبلیو ایف پی، پی ډی ایم اے او Specifically صوبائی حکومت په دغه وروستو عیدالضحیٰ سی ایم صاحب خصوصی مهربانی کړې ده، پانچ هزار روپئ Per family ته خصوصی عید پیکج، دا ټول څیزونه چې کوم زمونږ صوبائی حکومت سره تعلق لری، هغه فیملیز هم اوس، هغه ټائم 1158 فیملیز شفټ شوې وې، اوس هلته کښې صرف 348 فیملیز پاتې دی نو هغوی ته Annually چې کومه ده، دا چې کوم Requirements دوئ یادوی، هغه دا تنظیمونه دوئ ته کمپلیټ کوی، ورکوی، نو هغه شے چې کوم دوئ یادوی د هغې دې سره هډو تعلق نشته دے۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات، ارباب اکبر حیات اور سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، د دې طریقه کار تقسیم د پاره۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی، پلیز بس ایجنډې باندې راځو۔ ارباب اکبر حیات، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، دا طریقه کار صحیح کولو د پاره۔

جناب سپیکر: ارباب، پلیز، ارباب اکبر حیات صاحب۔ نه جی، بس دې باندې نور بحث نه کیږی۔ ارباب اکبر حیات صاحب، ارباب اکبر حیات، پلیز۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرا سوال۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګوره جی، مفتی صاحب! د ټولو نه زیات بزنس ستا دے او تاسو، چې د ټولو نه زیات بزنس ستاسو دے، بس ستا پوائنټ آؤټ کړو او جواب راغلو۔ جی، ارباب اکبر حیات۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، زه درخواست کومه۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی اکبر حیات صاحب۔ (شور) ارباب صاحب۔ د ټولو نه زیات بزنس د مفتی جانان دے، د ټولو نه زیات، نو کم از کم په اسمبلئ کښې دا نور خلق هم ناست دی، صرف ستا سو خو به نه وی کنه جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرا سوال نمبر 1441 جو کہ 14-05-13 کو اسمبلی کے فلور پر پیش کیا گیا تھا اور منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ مذکورہ مسئلہ چند دنوں کے اندر اندر حل ہو جائے گا لیکن 15 ماہ گزرنے کے بعد بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دې نه پس زه تاسو له درکوم، دا خبره اوکړی نو، دے خبره خلاصه کړی، بیا به تاسو له درکړو۔

ارباب اکبر حیات: مسئلہ جوں کا توں پڑا ہے، لہذا اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ DPEs کے سروس سٹرکچر کا دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ۔

جناب سپیکر: دا دوباره اووایئ۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرا سوال 1441 جو کہ 13-05-2014 کو اسمبلی کے فلور پر پیش کیا گیا تھا اور منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ مذکورہ مسئلہ چند دنوں کے اندر اندر حل ہو جائے گا لیکن پندرہ ماہ گزرنے کے بعد بھی مسئلہ جوں کا توں پڑا ہے، لہذا اس مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ DPEs کے سروس سٹرکچر کا دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! ما دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، خبره خو هغه خپله اوکړی کنه، هغه لا وضاحت نه دے کړے او ته ودریږې د مخکښې نه۔

ارباب اکبر حیات: څه هورا او وبه د یو ځائې کړی دی، ما ته یو منټ، ته خو پریږده وه۔

جناب سپیکر: جی جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! یو نیم کال مخکښې دا سوال ما راواوچت کړے وو او بیا منسټر صاحب ما ته اووئیل چې یره په یو څو ورځو کښې به دا مسئله حل شی۔ جناب سپیکر! دا یو ډیره ساده شان مسئله ده، هغوی وائی چې مونږ هم د دې نورو استاذانو غوندې استاذان یو، دا پی ټی سی استاذان د دغه نه واخله تر پرنسپلې پورې اورسی، د هغوی چې کوم دے ترقی کیږی او زمونږ ترقی نه کیږی، مونږ چې کوم ځائې کښې وو، هم په هغه ځائې باندې ولاړ یو او دا په 2010 کښې زما خیال دے د دې سمری موؤ شوې وه او هغه چې پینډنګ ده نو اوسه پورې پینډنګ ده، نو زما جناب سپیکر صاحب! زما دا منسټر صاحب ته دغه دے، یو خو د ما ته اووائی چې دا څه وجه ده او دې نه پس دا د سټینډنګ کمیټی ته لاړ شی چې په دې باندې بنه تفصیلی بحث مباحثه اوشی او دا یو سائډ ته شی، دا خلق ډیر زیات پریشانه دی جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، یہ مشتاق غنی صاحب، یہ کس کا ہے؟ عاطف خان، اچھا عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سټینډنګ کمیټۍ ته ئے اولیږۍ، هلته به پرې مکمل ډسکشن اوشی، که فرض کړه ټهیک وی چې اوشی او که نه وی چې بس پاتې شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 640, moved by the honourable Member, may referred---

(Interruption)

جناب سپیکر: دیکھو! جب اس نے ریکویسٹ کی اور منسٹر نے ایگری کیا تو اس پر پھر بات ختم ہو گئی جی۔

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to the concerned Committee.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ہاں، مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! مشکور یم ستا سو د وسیع نظر، زہ د لاء منسٹر علم کښې دا راوستل غواړم، منسٹر صاحب چې دا تا ته کوم بیا درکړې شوې دہ، زہ دا دغه مائیک نه چیلنج کوم چې دا د حقیقت خلاف دے، دا حقیقت نه دے۔ خیبر ښو ته که دا کمبلې لاړې وې یا 'بیا دراغلم' او 'بیا دراغلم' هغه کوم آپریشن ته لاړې دی، د هغه آپریشن څومره وخت اوشو؟ دا کمبلې مطلب دا دے ولې هغه دفتر کښې پرتې دی، دا ولې نه دی تقسیم شوی؟ که د دې نه کوم څیزونه تقسیم شوی وی، منسٹر صاحب! ته ما ته وایه چې دا دا تقسیم شوی دی او دا پاتې دی، زہ وایم چې دا هغه خلقو، دا مو ذمه دار خلق کښینولو، راا ومو غوښتلو، هغوی نه مو تپوسونه اوکړل، تحصیلدار ذمه دار سړے دے، دا د هغه چارج کښې دی، هغه نه مونږ تپوس اوکړل، هغه اووئیل چې دا فلانی کال کښې مطلب دا دے دا خیمې، دا مونږ ته دا کمبلې راغلې دی، ما ورته وئیل چې تاسو څه کوئ ورسره؟ وئیل ئے چې یره بیا خو پته نشته او بیا دا سې کوؤ۔ زما به دا گزارش وی-----

جناب سپیکر: اؤ جی۔

مفتی سید جانان: زہ وایم چې تاسو ته کوم جواب ملاؤ دے، دا د حقیقت خلاف جواب دے۔

جناب سپیکر: تاسو خپلو کښې کښینئ، بیا لږ ډسکس کړئ یو بل سره جی۔ آئٹم نمبر 8 اینڈ 9، آئٹم نمبر 8 اینڈ 9، آنریبل منسٹر فار لاء، پلیز۔ ایک منٹ جی، اس کے بعد یہ پیش کریں۔ آنریبل منسٹر فار لاء! 8 اینڈ 9۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the Minister for Culture, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015 may be taken in to consideration at once.

جناب سپیکر: یو منټ، دیکښې زه یو خبره کومه د دغې نه مخکښې، لاء منسټر صاحب! دیکښې دا چې کوم چا، دا تاسره ډسکس شوے دے دا دغه نو دا زه د بلې ورځ ایجنډې ته واچوم؟

وزیر قانون: دیکښې چونکه جی، امنډمنټس هم دی، د مفتی صاحب محترم۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! ستا امنډمنټ دیکښې وو، امنډمنټ دے ستاسو۔ مفتی فضل غفور، مفتی فضل غفور صاحب۔ مفتی فضل غفور صاحب پکښې امنډمنټ راوستے دے کنه، ته نن ډیر تکړه شوې نه ئے؟ شاه حسین خان!

جناب شاه حسین خان: زه دا وایمه جی چې منسټر صاحب د اول خو دا وضاحت اوکړی چې دا دے څه شے؟ خو په دې فلور به وضاحت کوی چې دا Bill د څه شی دے؟ اول دې دوئ مونږ په دې پوهه کړی چې دا د څه شی Bill دے، دا څه دے؟ نو وروستو به بیا پرې نورې خبرې اوکړو، بیا به ترامیم راځی۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! تاسو په دیکښې امنډمنټس راوړی دی نو لاء منسټر صاحب ما ته دا ریکویسټ هم اوکړو، Anyhow تاسو اوګورئ۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی، زه دې Bill کښې ما چې کوم امنډمنټس راوړی دی جی، زه خو به د هغې د Justification د پاره تاسو ته دوه درې ګزارشات اوکړم جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: اول امنډمنټ پیش کړم جی۔

جناب سپیکر: نه، امنډمنټ خو به پراپر، زه صرف تا له مې موقع درکړه چې منسټر صاحب ما ته مخکښې اووئی چې Concerned Minister available نه دے نو که دا بله ورځ ته شی؟

مولانا مفتی فضل غفور: ټهیک ده جی، ستاسو خوښه ده، ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: ټهیک ده جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: صحیح ده جی۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر فار لاء، 10 اینڈ 11، دا خو پینډنګ شو کنه، دا یو پینډنګ شو۔

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Law, item No. 10 and 11.
Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Investment and Trade Bill, 2015 may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Investment and Trade Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': No amendment has been proposed in Clauses 1 to 21 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 21 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 21 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law.
Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Investment and Trade Bill, 2015 may be passed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Investment and Trade Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

## مجلس قائمہ برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 12, Mr. Anwar Hayat Khan.
Mr. Anwar Hayat Khan: Item No. 12. Mr. Speaker! I wish to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of the Standing

Committee No. 10, on Finance Department with regard to Question No. 2375, referred on 22nd May, 2015, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period for presentation of the report of the Standing Committee may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مجلس قائمہ برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 13, Mr. Anwar Hayat.

Mr. Anwar Hayat Khan: Thank you Mr. Speaker, I wish to present the report of the Standing Committee No. 10 on Finance Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 14, Mr. Gul Sahib.

Mr. Gul Sahib: Mr. Speaker, I beg to move that under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 33, on Public Health Engineering Department, on Questions No. 331, 769 and 169, as referred on 18th September, 2013, 24th February, 2014 and 29th October, 2014 respectively, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in period for presentation of the report of the Standing Committee may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

مجلس قائمہ برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 15, Mr. Gul Sahib.
<u>Mr. Gul Sahib Khan Khattak</u>: Mr. Speaker, I beg to present the report of the Standing Committee No. 33 on Public Health Engineering Department, in the House.
<u>Mr. Speaker:</u> It stands presented.

اچھااس طرح ہے کہ کل چار بجے چائنا اکنامک کاریڈور کے حوالے سے چار بجے میٹنگ کریں گے تو جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، Kindly وہ نوٹ کرلیں تاکہ کل ان شاءاللہ تعالی سب Available ہوں، چار بجے اجلاس کے درمیان ہم کریں گے۔ یہ فنانس منسٹر نہیں ہیں، وہ ان شاءاللہ تعالی Next اس میں پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو رکھتے ہیں۔ اجلاس کل، کل دو بجے، ہاں دو بجے، کل دو بجے تک ہم وہ کرتے ہیں۔

The session is adjourned till 02:00 pm afternoon of tomorrow.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ یکم دسمبر 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)